بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین......

اداریہ

غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دینے پر پابندیاں

ماہ رواں میں سندھ اسمبلی کی قائمہ کمیٹی میں ایک بل منظور کیا گیا اس بل کے تحت سندھ میں غیر مسلموں کے لئے اسلام قبول کرنا انتہائی مشکل بنا دیا گیا ہے اور بل میں ترامیم نہ کی گئیں تو قبول اسلام کے لئے بل میں رکھی گئی سخت شرائط کے نتیجے میں اسلام قبول کرنے کے خواہشمند غیر مسلموں کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ خدشہ ہے کہ بل میں شامل کڑی شرائط سے گھبرا کر غیر مسلم دین فطرت میں داخل ہونے سے گھبرا جائیں گے۔ بل میں جو شرائط دی گئی ہیں ان کے تحت ۱۸ برس سے کم عمر افراد کے لئے مسلمان ہونے کے دروازے مکمل بند کردیئے گئے ہیں۔ اگرچہ اس کے والدین بھی اس کے ساتھ شامل ہوں۔ بل میں چند شقیں ایسی ہیں، جن کے ذریعے مذہب کی تبدیلی اور چائلڈ میرج کو ایک دوسرے میں گڈمڈ کردیا گیا ہے۔ بل کے تحت ۱۸ سال سے کم عمر افراد قبول اسلام کے باوجود اس وقت تک غیر مسلم رہیں گے، جب تک وہ بالغ نہیں ہوجاتے ہیں اور ان کے بارے میں مذہب کی تبدیلی کا کوئی واضح فیصلہ اس حوالے سے قائم خصوصی عدالتیں نہیں کردیتیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۸ سال سے کم عمر کا کوئی بھی شخص اپنی مرضی کے باوجود مذہب تبدیل نہیں کرسکے گا۔ سندھ اسمبلی کمیٹی کی طرف سے منظور بل میں کہا گیا ہے کہ عدالتیں زبردستی یا جبر کے شکار افراد کو پناہ دینے، قانونی امداد یا طبی سہولت فراہم کرنے کا فیصلہ کریں گی، جبکہ مذہب کی جبری تبدیلی کرانے میں ملوث شخص کو ۵ سال تا عمر قید کی سزا دی جاسکے گی۔ اس شق کے ذریعے تبلیغ میں مصروف علما کو ہراساں کرنے کا خدشہ ہے۔ اسی طرح بل کے تحت مذہب کی تبدیلی کا شکار خاندانوں (کوئی ایک یا دونوں) کی آپس میں شادی کرانے کے ذمے دار کو ۳ سال قید اور متاثرہ خاندان کو جرمانہ دینا پڑے گا۔ اس طرح نومسلموں کے نکاح پڑھانے والوں کو بھی خوفزدہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحفظ اقلیتی بل سے متعلق ایک اور خطرناک شق مذہب

کی تبدیلی میں نفسیاتی دباؤ کا کوئی پیمانہ طے نہیں کیا جاسکتا' نہ ہی بل میں اس کی کوئی وضاحت کی گئی ہے۔اس لئے خدشہ ہے کہ اس شق کے تحت نومسلموں کو انفرادی کیسوں میں الجھا کر نفسیاتی دباؤ کا شکار قرار دینے کے بعد واپس کفر کی جانب دھکیلنے کی مذموم کوشش کی جاسکتی ہے۔بل میں یہ بھی تشریح نہیں کی گئی کہ نفسیاتی دباؤ کا تعین کون کرے گا۔اس طرح یہ معاملہ مزید پیچیدہ نظر آتا ہے۔بل میں مذہب کی تبدیلی اور نومسلموں کی شادی کے مقدمات کے لئے خصوصی عدالتیں بنائے جانے کا بھی کہا گیا ہے اور عدالت کو پابند کیا جائے گا کہ درخواست پر کارروائی کا آغاز ے روز میں' جبکہ فیصلہ ۹۰ دنوں میں سنانا ہوگا۔اس متنازع بل کے تحت چائلڈ پروٹیکشن انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کا اعلان بھی کیا گیا ہے' جس کے تحت والدین سے عدم تحفظ کی صورت میں بچے کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹی ٹیوٹ میں رکھا جائے گا' جبکہ کسی نومسلم بالغ فرد کی شادی کی صورت میں اسے عدالتی کارروائی کے دوران شیلٹر ہوم یا سروس فراہم کرانے والے ادارے کی عارضی تحویل میں دیا جائے گا۔

قائمہ کمیٹی سے منظوری کے بعد بل سندھ اسمبلی کے ایوان میں متعارف کرایا گیا، ایوان میں متعارف کرائے گئے نجی بل کو سندھ کی حکمران جماعت پیپلز پارٹی کی حمایت حاصل ہے اور اس حمایت کے بعد ہی اسے کمیٹی سے منظور اور ایوان میں پیش کیا گیا' تاہم علما کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آنے کے بعد بعض حکومتی اراکین نے تجویز دی کہ حتمی منظوری دیتے ہوئے بل میں کچھ ترامیم کردی جائیں۔

مذکورہ بل پر پیپلز پارٹی کی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر کے ساتھ حکومتی سطح پر بھی غور کیا گیا۔ذرائع کا دعویٰ ہے کہ پارٹی کی اعلیٰ قیادت سے مشاورت اور ہدایات ملنے کے بعد مذکورہ بل کی وزیراعلیٰ سندھ نے بھی چند ہفتے قبل حمایت کرتے ہوئے اس کی منظوری میں مدد دینے کا عندیہ دیا تھا جس کے بعد ہی یہ بل اسمبلی سے منظور کرانے کا طے کیا گیا ہے۔سندھ اسمبلی کمیٹی میں بھی بل پی پی کی تائید سے منظور ہوا' ورنہ پارٹی اسے کمیٹی میں ہی روک دیتی یا کم از کم التوا میں ڈال سکتی تھی۔پی پی کی حمایت پر بل کے محرک کے ساتھ ساتھ اقلیتی ارکان نے پی پی قیادت سے اظہار تشکر بھی کیا ہے۔ذرائع کے مطابق پی پی کے کچھ ارکان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بل صرف اقلیتی حقوق کا معاملہ نہیں' بلکہ مذہبی معاملہ بھی ہے' جس میں شریعت کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے' تاہم مذکورہ ذرائع کا کہنا ہے کہ پارٹی قیادت سمجھتی ہے کہ پیپلز پارٹی اپنے آپ ایک سیکولر جماعت سمجھتی ہے۔اپوزیشن جماعت کی جانب سے ایسا بل لانے

پرسندھ کی حکمران جماعت اسے اہمیت دے رہی ہے۔موجودہ پی پی قیادت اپنے آپ کواقلیتوں کے کاز کا چیمپئن قرار دیتی ہے اور بلاول بھٹو نے حال ہی میں دیوالی میں بھی شرکت کی تھی۔ذرائع کے مطابق اندرون سندھ ہندو ووٹ بینک بھی پارٹی کے مدنظر ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ بعض اراکین اسمبلی چاہتے ہیں کہ اس بل کو جوں کا توں منظور نہ کیا جائے' بلکہ منظور ہونے سے قبل اس میں ترامیم کی جائیں۔مزید مشاورت کے لئے اسے روکا جائے۔ایسی رائے رکھنے والے حکومتی ارکان بل کی حتمی منظوری مؤخر کرانے کے لئے کوشاں رہے............

ہماری دانست میں یہ بل آرٹیکل 2A کے تحت اسلام اور آئین سے متصادم ہے اور اس پر قانون سازی نہیں ہوسکتی۔نجی بل سراسر غلط اور غیر قانونی ہے'اسے سندھ اسمبلی میں پیش ہی نہیں کیا جانا چاہئے تھا'منظور کرنے سے ملک میں انارکی پھیلے گی۔بل نے غیر مسلموں کے ایجنڈے کوتقویت دی ہے'جو ہمارے دین کے خلاف سرگرم ہیں۔بل کی حمایت کرنے والوں نے غیر مسلموں کی ان باتوں کوتقویت دی ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام زور زبردستی سے پھیلا ہے۔بالغ فرد کے لئے رکھی گئی ۲۱ دن کی شرط تو انتہائی احمقانہ ہے۔بالغ مرد یا خاتون سب کے سامنے کلمہ پڑھتے ہیں'اس میں رازداری کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

دوسری جانب نومسلموں نے اقلیتی کمیشن بل مسترد کردیا اور کہا کہ یہ اسلام اور آئین کے منافی ہے۔پیش کرنے والے بھی اسلام دشمن ہیں۔

ممتاز سجادہ نشینوں'مشائخ عظام اور علما کرام نے مسترد کرتے ہوئے اسے مغربی ایجنڈے کی تکمیل گردانا ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ بل فوری واپس لیا جائے۔سجادہ نشین چورہ شریف پیر کبیر علی شاہ صاحب ، سنی علما کونسل کے چیئرمین مولانا نزاکت حسین گولڑوی ،سابق وفاقی وزیر پیر محمد نورالحق قادری ،جمعیت علما پاکستان کے رہنما پیر سید جمیل ہاشمی سرگودھا کے معروف گدی نشین پیر چن شاہ نے کہا کہ نائن الیون کے بعد دنیا بھر کے مسلمان حکمرانوں نے اپنا سبق مغرب سے لینا شروع کردیا ہے۔سندھ اسمبلی کی جانب سے قانون سازی لمحہ فکریہ ہے۔

سندھ کے سینئر وزیر پارلیمانی امور نثار کھوڑو نے اسلامی اقدار کی پامالی کے اس تازیانے پر خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے سندھ اسمبلی کی توجہ'محنت اور جدوجہد کا ثمر جانا اور پورے ایوان کو مبارکباد کا مستحق بھی قرار دے ڈالا۔

☆ما مضی فات والمؤمل غیب ولک الساعۃ التی انت فیھا ☆

صد حیف! یہ کون سے مسلمانوں کی اسمبلی ہے؟ جنہوں نے قیام پاکستان کی قرارداد سب سے پہلے منظور کر کے مسلم حمیت کی تاریخ رقم کی تھی، اس پاکستان کے قیام کی حمایت کی تھی، جس کا واضح نعرہ لاالہ الااللہ کی عملی تفسیر ہے، جس کی تشریح مسلمانوں کی ایک آزاد اور خود مختار اسلامی سلطنت ہے۔ مذکورہ بالا بل کی منظوری پر ہرگز یہ یقین نہ آیا اور سوال اٹھ کھڑا ہوا کہ کیا یہ اسی سندھ دھرتی کی اسمبلی ہے، جسے برصغیر کی تاریخ میں ''باب الاسلام'' کا درجہ حاصل ہے؟ تو پھر کیوں بنا کسی ردوکد یہاں قبول اسلام پر قدغنیں لگا کر اسلاف کے کارناموں کو ملیامیٹ کیا جارہا ہے، کیوں ترویج اسلام کی راہ میں روڑے اٹکا کر بے باکانہ انداز میں قانون سازی کی جارہی ہے؟

ریاست مدینہ منورہ کے بعد اسلام کے نام پر بننے والے پاکستان کی ایک صوبائی اسمبلی نے اٹھارہ برس سے کم عمر کے افراد پر اسلام قبول کرنے کی پابندی عائد کردی ہے۔ جمعرات کے روز سندھ اسمبلی میں ایک بل منظور کرلیا گیا، جس کی رو سے اپنی مرضی سے دین حنیف کی حقانیت کو تسلیم کرنے کے باوجود کوئی شخص اکیس دن تک اس کا اعلان نہیں کرسکتا۔ جبکہ زبردستی مذہب تبدیل کرنے پر پانچ برس سے لے کر عمر قید تک کی سزا مقرر کی گئی۔ جرمانہ اس کے علاوہ ہوگا۔ قبول اسلام پر پابندی کا یہ شرم ناک بل مسلم لیگ (فنکشنل) سے تعلق رکھنے والے اقلیتی رکن اسمبلی نے پیش کیا۔ جسے خود کو مسلمان کہلانے والے اسمبلی اراکین نے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ ''ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے...... خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا کہیے''۔ چونکہ سندھ کے دیہی علاقوں کے ہندو نوجوان بڑی تعداد میں دین حق کی جانب راغب ہورہے ہیں۔ ان میں شعور وآگہی میں اضافے کے ساتھ قبول اسلام کی شرح بھی بڑھتی جارہی ہے۔ نوجوان نسل کے راہ راست پر آنے سے ہندو اقلیت کو اپنا وجود خطرے میں نظر آرہا ہے۔ اس لئے انہیں خوش کرنے کے لئے نوجوانوں کے قبول اسلام پر ہی پابندی عائد کردی گئی۔ شاید اس قسم کا قانون اس انڈیا میں بھی نہ ہو، جہاں ہندوؤں کی واضح اکثریت ہے اور اب ایک کٹر ہندو متعصب شخص وزارت عظمی کی مسند پر براجمان ہے۔ وہاں روزانہ کئی افراد اپنی مرضی سے ہندومت سمیت دیگر مذاہب کو چھوڑ کر اسلام کے سایہ عاطفت میں پناہ حاصل کررہے ہیں۔ یہ مناظر ٹی وی اسکرین پر بھی دکھائے جاتے ہیں۔ سائنس وٹیکنالوجی کے اس دور میں سوائے اسلام کے دنیا کا کوئی مذہب ہے ہی نہیں، جو نسل نو کے اذہان کی تشفی کا سامان کرسکے۔ پھر ہندومت مذہب کے بجائے بعید از عقل وفہم رسوم ورواج کا مرکب ہے۔ اسلام انسانی

فطرت کے عین مطابق تاقیامت باقی رہنے والا واحد دین مستقیم ہے۔یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ مغربی ممالک سمیت پوری دنیا میں سب سے تیزی سے پھیلنے والا مذہب اسلام ہے۔گزشتہ ماہ ہی ریسرچ سینٹر نے اپنی ایک تحقیقی رپورٹ میں بتایا تھا کہ اسلام اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے کہ اگلے پچاس برسوں کے دوران یہ عیسائیت کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن جائے گا۔پیپلز پارٹی کی صوبائی حکومت کیا' دنیا کی سپر پاور کی پھونکوں سے بھی یہ چراغ بجھنے والا نہیں ہے۔بڑی تعداد میں غیر مسلموں کے حلقہ بگوش اسلام ہونے پر پیپلز پارٹی کی قیادت کے پیٹ میں جو مروڑ اٹھ رہی تھی' اس کا اظہار بار بار یہ کہہ کر کیا جاتا رہا کہ اقلیتوں کو زبردستی تبدیلی مذہب پر مجبور کیا جارہا ہے۔جس کی کسی صورت اجازت نہیں دی جائے گی۔اب انہیں کون سمجھائے کہ اسلام کو زبردستی قبول کرنے پر کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔اس لئے کہ ایمان کی تعریف ہی ''تصدیق بالقلب'' یعنی دل سے تصدیق کے نہ ہوتے ہوئے صرف زبانی اقرار کرنے والا مسلمان نہیں' بلکہ منافق کہلاتا ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق منافق اسلام اور مسلمانوں کے لئے عام غیر مسلموں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ مسلمان زبردستی مذہب تبدیل کرا کے اپنے دشمنوں میں خود اضافہ کررہے ہیں۔جس کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔پھر طاقت کے زور پر زبردستی اسلام قبول کرانا ممکن ہوتا تو ہندوستان میں نوسو سال تک مسلمانوں کی حکومت کے بعد بھی کوئی غیر مسلم باقی رہتا؟ حالانکہ مجموعی آبادی کو دیکھا جائے تو اب بھی غیر مسلموں کی اکثریت ہے۔مشاہدے اور تجربے کی بات ہے کہ عام طور پر اسلام قبول کرنے کا رجحان نوجوانوں میں ہی پایا جاتا ہے۔بڑی عمر کے افراد اپنے مذہب میں خاصے پکے ہوتے ہیں۔اس لئے اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے مذکورہ بل بڑی سوچ سمجھ کر تیار کیا گیا ہے۔اٹھارہ برس سے کم عمر کے افراد پر قبول اسلام کی پابندی عائد کرنے کو اسلام دشمنی کے سوا کیا نام دیا جاسکتا ہے؟ قرآن کریم کی سورۃ الحج میں حق تعالی نے قبول اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کو کفار کی نشانی قرار دے کر ایسے افراد کے لئے عذاب الیم کی خوشخبری سنائی ہے۔حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے فرمایا تھا: اگر حق تعالی تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔حیرت ہے کہ سندھ اسمبلی نے ملکی آئین کے سراسر منافی اس بل کی کیسے منظوری دے دی۔حالانکہ آئین پاکستان' قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون بنانے کی اجازت ہی نہیں دیتا۔اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ارکان اسمبلی جس طرح قرآنی تعلیمات سے نابلد ہیں۔اسی طرح

☆لا تنتظر شكرا من احد' ويكفي ثواب الصمد' وما عليك من جحد' وحقد وحسد.☆

انہیں کبھی آئین پاکستان کا سرسری مطالعہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوئی۔ایک اسلامی ملک ہونے کے ناطے ہونا تو یہ چاہئے کہ غیر مسلموں کے شکوک وشبہات کے ازالے کے لئے اسکالرز کی خدمات حاصل کی جائیں اوران میں اسلام کے تعارف پر مبنی کتب ورسائل تقسیم کرنے کا اہتمام ہو۔جس طرح سعودی عرب میں یہ سب کچھ سرکاری سطح پر ہوتا ہے۔مگر ہمارے نام نہاد مسلم حکمران اسلام کو پھیلانے کے بجائے اس کی راہ روکنے کی ہرممکن کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔بلکہ اب تو اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کا بھی اہتمام کرڈالا۔شرعی نقطہ نگاہ سے اٹھارہ برس تو دور کی بات ہے' دس گیارہ سال کے بچوں کا ایمان بھی معتبر ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے جب اسلام قبول کیا تھا' اس وقت ان کی عمر بھی دس گیارہ سال تھی اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا اعزاز انہیں ہی حاصل ہے۔پھر اٹھارہ برس سے کم عمر افراد کو نابالغ سمجھنا بھی خالص مغربی خیال ہے۔اسلام میں پندرہ برس بلوغت کی آخری عمر ہے۔اب یہ بات کوئی راز نہیں کہ ہمارے حکومتی رہنما اپنے مغربی آقاؤں کی ایما پر وطن عزیز کو سیکولر بنانے کی راہ پر گامزن ہیں۔اس حوالے سے دائیں اور بائیں بازو کا بھی کوئی فرق باقی نہیں رہا۔گزشتہ برس وزیراعظم نوازشریف نے بھی سیکولر ازم کو ملک کا مستقبل قرار دیا تھا۔پھر حقوق نسواں اور غیرت کے نام پر قتل کے حوالے سے غیر اسلامی بل منظور کرلیا گیا۔اب سندھ اسمبلی نے رہی سہی کسر ہی پوری کرکے نوجوانوں کے قبول اسلام پر ہی پابندی عائد کردی۔اگر عوام بالخصوص مذہبی حلقے کی جانب سے اب بھی سخت ایکشن نہ لیا گیا تو اقتدار کے نشے میں چور ناقبت اندیش طبقہ (خاکم بدہن) ملک کو سیکولر بنانے کے مشن میں کامیاب ہوجائے گا۔

سندھ اسمبلی میں اسلام قبول کرنے کی آزادی کو سلب کرنے پر مبنی بل کی منظوری پر تمام مسالک کے علما کرام' مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین نے سخت تنقید کرتے ہوئے اسلام کے خلاف قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ بل بیرونی ایجنڈے کی تکمیل اور غیر مسلموں کو خوش کرنے کا منصوبہ ہے۔ایسی قانون سازی کا مطلب منتخب نمائندوں کی جانب سے اسلام پر شرمساری محسوس کرنا ہے۔اسلام قبول کرنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں۔سپریم کورٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل ازخود نوٹس لیں۔چیئرمین رویت ہلال کمیٹی مفتی منیب الرحمٰن کا کہنا ہے کہ سندھ اسمبلی کی جانب سے نجی بل منیارٹی رائٹس کمیشن ۲۰۱۵ کو پاس کرکے خود آئین پاکستان کے آرٹیکل ۳۱ کی توہین کی گئی ہے۔اسلام اور آئین کے مطابق کوئی بھی باشعور شخص اسلام قبول کرسکتا ہے۔اس پر کوئی بھی پابندی

نہیں لگائی جاسکتی، کسی کو اپنے عقیدے کے اظہار سے روکا نہیں جاسکتا ہے۔سندھ حکومت نے آئین اور دستور پاکستان کے متصادم فیصلہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ گورنر سندھ قانون کی توثیق کے بجائے اسے واپس کردیں۔اس بل کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجا جائے، تاکہ اس کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھالا جاسکے۔انہوں نے مزید کہا کہ بل کا مقصد لوگوں کو اسلام کے خلاف کرنا اور نفرت پھیلانا ہے۔اس حوالے سے معروف اسکالر اور جامعۃ الصفہ بلدیہ ٹاؤن کے نائب مہتمم مفتی زبیر حق نواز کا کہنا ہے کہ ہر مذہب کا فرد کسی بھی عمر میں اسلام قبول کرسکتا ہے۔سندھ اسمبلی اسلام کے چہرے اور آئین پاکستان کو مسخ نہ کرے۔ان کا کہنا تھا کہ چند روز قبل میں نے ہانگ کانگ میں ۱۰ سے زائد بچوں اور بچیوں، جن کی عمریں ۱۴ سے ۱۷ برس کے درمیان تھیں کو مشرف بہ اسلام کیا ہے، لیکن حکومت تو دور کسی این جی او کی جانب سے بھی رخنہ نہیں ڈالا گیا، جب کہ مملکت خداداد میں ایسا کرنا لمحہ فکریہ ہے۔اہلسنت والجماعت کے صدر علامہ اورنگزیب فاروقی اور علامہ ربنواز حنفی نے سندھ اسمبلی سے منظور بل پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بل فوری واپس لے، بصورت دیگر احتجاجی تحریک چلائیں گے۔انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام پر قائم ملک میں اسلام قبول کرنا جرم بنادیا گیا ہے۔مجلس احرار الاسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت ﷺ کے سیکرٹری جنرل عبد اللطیف خالد چیمہ کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ غیر ملکی کفریہ ایجنڈے کو آگے بڑھانے اور ملک کو سیکولر اسٹیٹ بنانا ہے۔عالمی مجلس ختم نبوت ﷺ کے سیکرٹری جنرل مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا کہ بل کی منظوری کا مقصد قادیانیوں اور مغرب کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔اسلام میں داخل ہونے کی کوئی عمر یا حد نہیں لگائی گئی۔

جمعیت علمائے پاکستان کے صدر ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے کہا کہ بل پر توبہ ہی پڑھی جاسکتی ہے، یہ ملک کو لادین بنانے کی کوششوں کا حصہ ہے۔اس وقت قومی اور صوبائی حکومتوں میں مغرب کو خوش کرنے کے لئے دوڑ لگی ہوئی ہے۔انہوں نے کہا ہر بچہ دین فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔اسلام قبول کرنے پر پابندی لگانا غیر مناسب حرکت ہے۔وفاق المدارس کے سیکرٹری جنرل قاری حنیف جالندھری نے کہا کہ اس بل کو اسلام مسترد کرتا ہے۔سندھ اسمبلی ایسے بلوں کے بجائے حقیقی مسائل پر توجہ دینی چاہئے۔جامعہ نعیمیہ کے مفتی گلزار احمد نعیمی کے مطابق ۱۹۷۳ کے آئین کے مطابق ملک میں قرآن وسنت کے منافی کوئی بل نہیں بن سکتا۔وفاق المدارس الشیعہ کے

صدر علامہ نیاز حسین نقوی نے اس قانون کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص اسلام قبول کرنا چاہے اس کے لئے کوئی قید نہیں ۔ جماعت الدعوۃ کراچی کے مسئول ڈاکٹر مزمل اقبال ہاشمی نے کہا کہ بل قبول اسلام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کے مترادف ہے ۔اقلیتوں کے حقوق کے نام پر غیر منصفانہ بل کی حمایت نہیں کی جاسکتی ۔ جے یو آئی (س) کے رہنما مفتی محمد حماد اللہ مدنی نے کہا کہ اسلام کے منافی بل کی منظوری پر مسلم اراکین اسمبلی کی خاموشی افسوسناک ہے۔اسلام میں مذہب قبول کرنے میں جبر کا تصور ہی نہیں ۔ پاکستان ملی یکجہتی کونسل سندھ کے صدر علامہ قاری سجاد کا کہنا ہے کہ نجی بل منیارٹی رائٹس کمیشن کی سفارشات کو قانونی شکل دینا مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی سازش ہے۔مفتی عبدالقادر جعفر کا کہنا ہے کہ حکمران جماعت کے بانی قائد ذوالفقار بھٹو کی جانب سے اسلام کے حوالے سے واضح مؤقف اختیار کیا جاتا تھا' تاہم صوبائی حکومت اپنی مرضی کے قوانین پاس کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کررہی ہے۔مرکزی جمعیت اہلحدیث سندھ کے امیر مفتی یوسف قصوری نے کہا کہ بل تبلیغ اسلام میں رکاوٹ ڈالنے کی مذموم کوشش ہے۔سندھ حکومت بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے حد سے تجاوز کررہی ہے۔دینی قوتیں سازش ناکام بنائیں۔

موجودہ سندھ اسمبلی میں کتنے غیرت مند مسلمان ہیں' مذکورہ بل کی کثرت رائے سے منظوری نے اس کا ہی بھانڈہ نہیں پھوڑا' بلکہ یہ بھی واضح کردیا کہ اسمبلی سے باہر بیٹھی سیاسی لیڈرشپ اپنے دین و مذہب سے کتنی سنجیدہ ہے۔اسمبلیوں میں بیٹھنے والوں کی مصلحت پسندی سے تو سب واقف ہیں' مگر پریشان کن صورت حال اس اعلیٰ مذہبی قیادت کی طرف سے بھی لاحق ہے' جو مذکورہ معاملے سے لاتعلق دکھائی دیتی ہے اور جس نے مذکورہ بل کی منظوری پر کسی سخت ردعمل کا اظہار نہ کرکے اپنی عیش کوشی کو ظاہر کردیا۔ایسے لیڈران کی خاموشی تاحال سوالیہ نشان ہے' کیوں کہ یہی تو وہ طبقہ ہے' جو عوام الناس میں خود کو دین کا نگہبان باور کراتے نہیں تھکتا اور پھر ان کے کارناموں کی اپنے قلم کی نوک سے خدمت کرنے والے ''دانشوران ملت'' جو ان کی اسلامی' مذہبی خدمات کا ڈھنڈورا کچھ یوں پیٹتے ہیں کہ سحر طاری ہوجائے' یہ برادران ملت ایک لنچ یا ڈنر پر قصیدہ خوانی کا ایسا خوشامدی خوان جماتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جائے۔سندھ اسمبلی کی قانون سازی پر تادمِ تحریر مولانا فضل الرحمٰن کے ویسے ہی جارحانہ ردعمل کا ابھی تک اظہار نہیں ہوا جیسا ردعمل حضرت والا جمہوریت کو خطرہ لاحق ہونے پر دیتے آئے ہیں' جناب سراج الحق کو بھی چٹکی بھر کر جگادے جو دیگر مسائل پر تو گاہے بگاہے احتجاج

'مظاہروں اور ٹرین مارچ کا سلوگن ساتھ لئے پھرتے ہیں' مگر سندھ اسمبلی کے اس مسلم دشمن بل پر مہر بہ لب ہیں۔ کہاں ہیں صاحبزادہ حامد رضا کاظمی اور ان کے پیروکار؟ کہاں ہیں مذہبی امور کے گدی نشیں سردار یوسف؟ کیوں خاموش ہیں منبر ومحراب کے وارثین وجانشین اور ان سے بھی کہیں بڑھ کر ان کے وہ ''حوارین' دانشوران ملک وملت'' جو ان سب کو اور ان ہی جیسے نہ جانے کتنوں کو دین ومذہب کا رکھوالا اور اسلام کی اساس کہنے لکھنے میں ذرا تامل نہیں کرتے۔ ان کی نظر میں یہی اب ہم مسلمانوں کے نجات دہندہ ہیں لہذا ہم ان پر بھول کر بھی معترض نہ ہوں' مبادا وہ ناراض نہ ہو جائیں اور لذت کام ودہن کا وسیلہ بھی ہاتھ سے جائے۔

اس موقع پر سندھ اسمبلی کے مسلم اراکین اسمبلی کو کیا ہوا' ان کی غیرت وحمیت کون سے کمبل میں لپٹی سوتی رہی؟ وہ کیوں سندھ کے مسیحا محمد بن قاسم کی اصلاحات اور اس کی سندھ میں خدمات کو فراموش کر بیٹھے؟

دریں اثناء اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام اراکین نے اس بل کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اسے فی الفور کونسل میں بھیجا جائے اور اس پر کسی قسم کی مزید پیش رفت نہ کی جائے......اور نہ ہی اسمبلی میں اس پر رائے شماری کرائی جائے کہ یہ اسلام اور آئین دونوں سے متصادم ہے۔ واضح رہے کہ سندھ اسمبلی اسلامی نظریاتی کونسل کی بساط لپیٹ دینے کی قرارداد بھی کچھ عرصہ قبل پاس کر چکی ہے۔

افسوس ہے کہ دینی قیادت ابھی تک مکمل طور پر آرام فرما ہے اور ملک میں اس قسم کی سیکولر اسلام دشمن حرکتوں کے باوجود اسے یہ احساس نہیں کہ ملک کس طرف جا رہا ہے......اللہ رب العزت ملک کی دینی قیادت کو اپنا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مالِ مسروق کی خریداری

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ انه قال من اشتری سرقة وهو يعلم انها سرقة فقد اشترک فی عارها واثمها. (السنن الكبری للبيهقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا......جس نے یہ جانتے ہوئے چوری کا مال خریدا (کہ یہ چوری کا ہے) تو وہ اس چور کی برائی اور گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

(چوری کے جوتوں اور چھینے گئے موبائل وغیرہ کی خرید وفروخت کا حکم خود سمجھ لیجئے)

☆ما مضی فات وما ذهب مات فلا ☆اعتزل الناس الا من خير وكن جليس بيتك واقبل علی شانك واقلل من المخالطة. ☆